New Era Magazine

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جال

از عمارہ جہاں

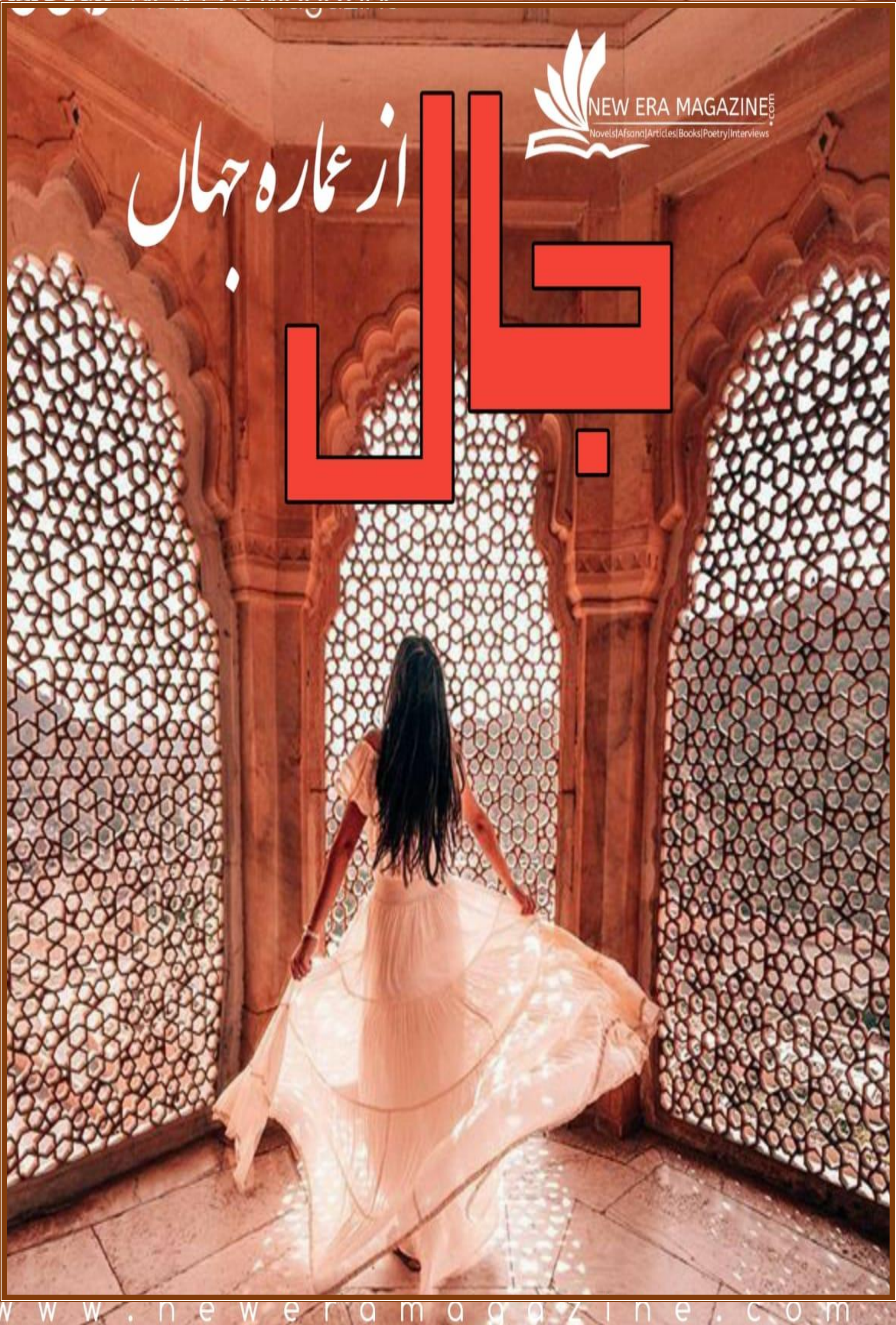

www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جال

از عمارہ جہان

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلیئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلیئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

کمرے میں اندھیرا پھیلا ہوا ہے۔پردے گرے ہوئے ہیں۔گھڑی کی سوئی بارہ کے ہندسے کے پاس پاس ہے۔بیڈ پر کھلے لیپ ٹاپ سے ہلکی ہلکی روشنی پھیل رہی ہے۔اس روشنی میں سامنے والی دیوار دیکھو تو وہاں ایک پینٹ کی ہوئی تصویر لگی ہوئی ہے۔

ایک وحشت ناک تصویر!!

لڑکے نرخرے پر چاقو رکھا ہوا ہے۔ گردن سے سرخ سرخ خون گر رہا ہے۔اس لڑکی کی آنکھیں اذیت کے مارے باہر ابل آئی ہیں اور تھوڑا سا منہ کھلا ہوا ہے۔تصویر میں درد کے تاثرات کو بہت واضح پینٹ کیا گیا ہے۔۔نیچے کیپشن لکھا ہوا ہے۔

"زندگی۔۔۔"

دوسری طرف کینوس پر آدھی ادھوری پینٹنگ ٹنگی ہوئی ہے۔زمین پر دانے اس خوبصورتی سے گرائے گئے ہیں کہ انکے نیچے بچھایا گیا جال بہت غور کرنے پر نظر آتا ہے۔دور سے ایک فاختہ ان دونوں کی طرف بڑھ رہی ہے۔

پینٹنگ کا کیپشن "جال" ہے۔۔

اچانک کمرے کی خاموشی میں ایک ٹیون بج اٹھتی ہے۔۔نوٹفیکیشن ٹیون!

بیڈ پر لیٹے وجود میں حرکت ہوئی وہ فوراً لیپ ٹاپ کے اسکرین کی طرف جھکی۔

"ذوفی! یہ دیکھ صبیحہ احمد کا رپلائی آیا ہے۔"

اسکی آواز ابھری۔اسکی عیار نظریں اب لیپ ٹاپ کی اسکرین پر بکھرے الفاظ پڑھ رہی تھیں دیکھنے میں وہ سترہ اٹھارہ سال کی لڑکی لگ رہی تھی لیکن اسکے چہرے پر معصومیت نہیں تھی۔ وہ ایک شاطر چہرہ تھا۔

"ذوفی ! بڑا زبردست شکار کیا ہے اس دفعہ۔یہ دیکھ کیسے پھنس گئی یہ۔۔"وہ ساتھ ساتھ لیپ ٹاپ کی کیز دبا رہی تھی۔اسکے سیاہ بال بار بار اسکے چہرے کو ڈھانپ لیتے جنہیں وہ ایک ہاتھ سے پیچھے کرتی۔۔۔دو تین منٹ وہ خاموشی سے ٹائپ کرنے لگی پھر نظر گھما کر ادھوری پینٹنگ دیکھنے لگی۔ساتھ ساتھ وہ اپنی دو انگلیوں سے وہ سرخ بال کھینچ رہی تھی جو اسکی گود میں بکھرے ہوئے تھے۔

"ذوفی۔۔۔!!!"اس نے دھیرے سے سرگوشی کی۔کمرے میں مکمل خاموشی تھی،وہاں اسکے علاوہ کوئی ذی نفس نہیں تھا۔

وہ واشروم سے نکلی چہرہ تولیے سے ہلکا سا تھپتھپایا۔اب وہ گلیسرین ہاتھوں پر ملنے لگی۔وہ چودہ سال کی معصوم صورت لڑکی تھی۔۔بیڈ پر بیٹھ کر اسنے اپنا موبائل آن کیا اور وائی فائی سے کنیکٹ کر دیا۔ میسنجر ٹون بجی۔۔

اسکی آنکھیں حیرت سے پھیلی وہ جوں جوں میسج پڑھتی جا رہی تھی اسکا چہرہ رنگ بدلتا جا رہا تھا۔ایک لمبا میسج موبائل کی اسکرین پر کھلا پڑا تھا۔

"تم صبیحہ مرتضی احمد ہو نا؟ تمہاری امی کی تین سال پہلے وفات ہو گئی ہے اور سال بعد تمہارے ابو نے دوسری شادی کر لی۔۔اب وہ تم سے بے اعتنائی برتنے لگے ہیں۔ تمہاری نئی امی تمہیں بالکل بھی پسند نہیں کرتی۔۔ صبیحہ مرتضی احمد! تمہیں شاید پتا نہیں تمہاری ماں مری نہیں مار دی گئی ہے۔ اگر تمہیں کچھ جاننا ہے تو رات بارہ بجے کے بعد میسج کرنا۔"

وہ حق دق تھی۔ یہ لڑکی بریحہ زمان اسکے ساتھ ایڈ نہیں تھی۔ صبیحہ نے کپکپاتے ہاتھوں سے اسکا اکاؤنٹ کھولا وہاں چند اسلامی پوسٹس تھیں۔۔

دو تین منٹ رک کر اس نے کچھ سوچا پھر ریپلائی کر دیا۔

"آپ یہ سب کیسے جانتی ہیں؟" دو منٹ بعد ریپلائی آ گیا تھا۔

"ذوفی بتا رہی تھی۔۔۔" وہ گھبرائی۔

"ذوفی کون ہے؟" اسکا میسج پڑھا گیا جواب تھوڑی تاخیر کے بعد آیا۔

"پہلے وعدہ کرو تم میری ہر بات کا اعتبار کرو گی۔ اگر تم میرا مذاق اڑاؤ گی تو ذوفی برا مان جائے گی۔"

"میں وعدہ کرتی ہوں۔۔" اسنے جلدی جلدی ٹائپ کیا۔ اسکا ماتھا آہستہ آہستہ بھیگتا جا رہا تھا۔

اسکے بعد دو تین منٹ خاموشی رہی۔ اسنے پھر میسج کیا۔

"جی بتائیں کون ہے یہ ذوفی؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ذوفی ایک جنی ہے۔کربلا سے آئی ہے۔میرے ساتھ رہتی ہے۔اسکو سب کچھ پتا ہوتا ہے۔وہ کسی کو اداس دیکھتی ہے تو آکر مجھے بتاتی ہے۔آج اسنے مجھے تمہارا بتایا تو میں نے میسج کر دیا۔"

پانچ منٹ بعد ایک لمبا میسج موبائل میں کھلا ہوا تھا۔وہ جوں جوں پڑھتی جارہی تھی اسکی آنکھیں حیرت سے پھیلتی جارہی تھی۔

پھر ان میں خوف آگیا۔۔اب وہ جلد از جلد موبائل آف کرنا چاہتی تھی۔

"ڈرو مت وہ کسی کا برا نہیں چاہتی لیکن اگر تم نے کسی کو اسکے متعلق بتایا تو وہ تمہیں مار دے گی۔اگر نہ بتایا تو وہ تمہیں اپنی دوست بنائے گی اور تمہارے ہر مشکل کا حل بتادی گی۔"

ایک نیا میسج آگیا۔۔وہ خاموش رہی۔۔۔۔پھر اسنے کچھ سوچ کر ریپلائی کیا۔

"تو۔۔"دو تین منٹ میں جواب آگیا۔

"کیا تم اپنے مشکلات کا حل نہیں جاننا چاہو گی؟کیا تم نہیں جاننا چاہتی کہ تم اکثر بیمار کیوں رہتی ہوں۔تمہارے ابواب تم سے پہلے کی طرح پیار کیوں نہیں کرتے؟"وہ پریشان ہوئی۔۔

"سنو!تمہیں یہ سب کیسے پتا؟"میسج بھیجتے ہی اسکا جواب آیا۔

"اس سب کا حل چاہیے؟"

"جی۔۔"اس کے اندر سے آواز ابھری۔

"جمعرات کی رات بارہ بجے پوچھنا۔۔"اس میسج کے بعد بریحہ زمان خاموش ہو گئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکے رگ وپے میں سنسنی پھیل رہی تھی معصوم چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ڈرتے گھبراتے وہ جلدی سے بستر کیطرف بڑھی اور کمبل میں خود کو اچھی طرح چھپا کر سونے کی کوشش کرنے لگی۔لیکن اسکے ذہن میں بار بار ایک ہی جملہ گھوم رہا تھا۔

"وہ جنی ہے۔۔"

اس کی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگ گئیں۔اب اس کا جسم کانپنے لگا تھا۔۔۔۔

جمعرات کی رات بارہ بجے وہ جلدی جلدی اپنے کمرے میں آگئی اور موبائل نیٹ سے کنیکٹ کر دیا۔کچھ دیر بعد اسکی ماما نے کمرے میں جھانکا انکو آتے دیکھ کر وہ سوتی بن گئی۔انکے واپس جانے کے بعد اسنے دھڑکتے دل سے میسنجر آن کیا۔بریحہ زمان کا میسج سب سے اوپر تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم تیار ہو؟"

اسنے "جی" لکھ دیا۔

"سنو! ذوفی میرے ساتھ رہتی ہے۔وہ بارہ بجے کے بعد آتی ہے، صبح چلی جاتی ہے۔اب تم سے باتیں صرف ذوفی کرے گی میں صرف ٹائپ کروں گی لیکن تم نے کسی کو ذوفی کے بارے میں مت بتانا ورنہ وہ تمہیں مار دے گی۔"

اسکی آنکھیں خوف سے ایکدم پھیلیں۔

"ٹھیک ہے، میں کسی کو نہیں بتاؤں گی۔۔"کپکپاتے ہاتھوں سے اس نے ریپلائی کیا۔اسکا دل سکڑ رہا تھا۔وہ ڈر رہی تھی لیکن ایک تجسس بھی تھا۔

"بولو کیا لو گے؟"

"12345!"

اگلا میسج اسکے سامنے تھا۔اسنے تھرتھراتی انگلیوں سے ٹائپ کیا۔

"3"

"تمہاری ماں کو تمہارے باپ نے مارا ہے وہ اس عورت سے شادی کرنا چاہتا تھا۔"اگلا میسج اسکی جان نکالنے کے لئے کافی تھا۔وہ پتھرائی آنکھوں سے دیکھنے لگی۔

"سیاہ گلاب یا نیلا پتھر بولو کیا لو گے؟"اگلا میسج۔۔

"سیاہ گلاب۔۔۔"

"تیری ماں تجھے سلو پوائزن دے رہی ہے دودھ میں ملا کے تاکہ تو بھی اپنے ماں کی طرح مر جائے۔"میسج آگیا وہ تھرتھرائی۔اسکا سفید گول چہرہ بے ساختہ نیلا پڑنے لگا۔ہونٹ کپکپائے۔

"میں کیا کروں؟؟"اس نے بہ مشکل لکھ کر بھیجا۔

"تین راتوں تک مسلسل اگربتی جلائے رکھنا اور گھر کے کونوں میں شکر رکھ دینا۔اسکے بعد پھر آنا۔"بریحہ زمان آف لائن ہوگئی۔اسکے ماتھے سے پسینے کی بوندیں گر رہیں تھی۔کالی آنکھوں سے خوف جھانک رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بے تحاشہ خوف!!

اسنے اگربتی جلائے رکھی اور کونوں میں چینی گرانے لگی۔اسکے ابو حیرانی سے بار باراس سے پوچھتے۔۔

"صبیحہ بیٹے! یہ کیوں کررہی ہو؟"اس نے نفرت سے ان سے منہ پھیرا۔

"کتنے بڑے ڈرامہ باز ہے یہ!"

ماما بھی کئی بار اسکے پاس آئی لیکن اسکے تاثرات دیکھ کر پلٹ گئیں۔آج اسکے چہرے پر صرف نفرت تھی۔اسکی عزیرازجان سہیلی کو جب اس سب کا پتا چلا تو وہ بھاگی بھاگی آئی۔۔

"یہ اگربتی کیوں جلارکھی ہے؟"اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔وہ ذہنی طور پر کہیں اور پہنچی ہوئی تھی۔

"سنو تمہیں کچھ بتانا ہے۔"وہ تھوڑا آگے کھسکی۔۔

"اگر کسی کو بتایا تو وہ تمہیں ماردے گی۔"اسکے ذہن میں پڑھا ہوا جملہ ابھرا۔

وہ آنکھیں بند کئے کچھ لمحے بیٹھی رہی پھر اسنے فیصلہ کرنے کے بعد آنکھیں کھول دیں۔اسکی آنکھیں لہو رنگ تھی۔پھر وہ دھیرے دھیرے سے کچھ بتاتی چلی گئی۔اسکی سہیلی ششدر تھی۔

اس کی سہیلی اسے دو گھنٹے سمجھا بجھا کر جا چکی تھی۔ وہ اس سے بحث کرتی رہی تھی لیکن اب اسکی سوچیں کسی اور کے ہاتھ میں تھی اور وہ تیسرا کون تھا بھلا؟

صبح جب کافی دیر اسکا کمرے دروازہ بجانے کے بعد جب اسنے جواب نہ دیا تو اسکی ماما نے اسکے ابو کو بلایا۔ ابو نے دروازہ توڑ دیا آگے کا منظر نا قابل برداشت تھا۔ چودہ سالہ صبیحہ احمد نے دوپٹے کا پھندہ لگا کر پنکھے سے لٹک کر خودکشی کر لی تھی۔

کیا یہ واقعی خودکشی تھی؟

ہو سکتا ہے یہ قتل ہو!!

اسکی خودکشی کی خبر سن کر اسکی سہیلی ساکن رہ گئی۔ صبیحہ کی دماغی حالت اسے آخری ملاقات میں ٹھیک نہیں لگی تھی۔ اسے اپنی آخری ملاقات یاد آئی۔

کیسے وہ لہورنگ آنکھوں کے ساتھ بتا رہی تھی اسکی ماما کے قاتل اسکے ابو اور نئی ممی ہے اسکی نئی ممی اسے بھی مارنا چاہتی ہے۔ تب اسنے صبیحہ کو ڈانٹ دیا تھا۔

"کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہی ہو؟؟ آنٹی بہت اچھی ہیں وہ اور انکل کبھی بھی ایسا نہیں کر سکتے" اسے غصہ آ گیا تھا۔

"تمہاری ماما بیمار تھی ان کا بلڈ پریشر ہائی رہتا تھا۔"

"ایسا ہی ہے۔۔"صبیحہ رو دی تھی۔

"تمہیں یہ سب کس نے کہا؟"اسنے صبیحہ کو گھورتے ہوئے کہااور تب اسنے اٹک اٹک کر کہا تھا۔

"میرا موبائل۔۔"

جنازہ لے جانے کے بعد وہ بھاری سر لئے خالی خالی نگاہوں سے دروازے کی طرف دیکھتی رہی اور پھر جھٹکے سے اٹھی۔ صبیحہ ایسے کیسے خود کشی کر سکتی ہے؟؟؟؟

وہ آتے ہوئے صبیحہ کا موبائل ساتھ لے کر آئی تھی اور اب اسکے سامنے میسنجر کھلا پڑا تھا۔

بریحہ زمان کے میسجز اس نے بار بار پڑھے سہ بار پڑھے۔۔پھر اسکی انگلیں دھیرے دھیرے ٹائپ کرنے لگیں۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم جو کوئی بھی ہو میں نہیں جانتی لیکن میں صرق اتنا جانتی ہوں کہ تم ایک قاتل ہو اور قاتل کو کبھی سکون نہیں مل سکتا۔ تم نے ایک جان لی ہے۔ایک دن تمہارا بھی آخری وقت آئے گا اور تمہیں حساب دینا ہو گا اس قتل کا جو تم نے صبیحہ احمد کا کیا ہے۔۔"

وہ مزید لکھنا چاہتی تھی کہ میسج غلطی سے سینڈ ہو گیا۔ایک منٹ کے اندر اندر وہ پڑھا گیا۔ دوسرے منٹ میں اسکو بلاک کیا گیا۔اس نے جلدی سے فیس بک کھولی لیکن بریحہ زمان اسے فیسبک اور میسنجر پر بلاک کر چکی تھی۔اسنے میسجر کے اسکرین شارٹ سنانا چاہئے لیکن میسنجر

کلیئر تھا اس میں کچھ نہ تھا۔ سارے میسجز مٹائے گئے تھے۔

گھڑی رات کے بارہ بجا رہی ہے۔ کمرہ نیم تاریک ہے۔ پلنگ پر اسکی گود میں رکھے لیپ ٹاپ سے ہلکی ہلکی روشنی پھیل رہی ہیں۔ سیاہ لمبے بال کندھے پر پھیلے ہوئے ہیں۔ بلی کی سی نیلی آنکھیں اسکرین پر گھوم رہی ہیں۔ دیکھنے پر وہ سترہ اٹھارہ سال کی لگ رہی ہے لیکن اسکے چہرے پر وہ معصومیت نہیں ہے جو عموماً کم عمر لڑکیوں کے چہرے پر ہوتی ہے۔ تنے ہوئے ابرو، تنگ پیشانی کے ساتھ وہ تیز طرار لڑکی لگتی ہے۔

اسکے لبوں پر ایک عیارانہ مسکراہٹ ابھری۔

"دیکھ ذوفی! شائمہ صمد کا رپلائی آیا ہے۔" دو تین منٹ رک کر اس نے میسج پڑھا پھر ایک فلک شگاف قہقہہ لگایا۔

"جال میں نیا شکار پھنس گیا ہے ذوفی۔" اب اسنے میسج ٹائپ کرنا شروع کیا۔

"تمہاری منگنی کس کی وجہ سے ٹوٹی جاننا چاہتی ہو تو بتاؤ؟" دو منٹ بعد رپلائی آ گیا۔ اسکے عیار چہرے پر مسکراہٹ پھیلی۔ پانچ منٹ چیٹ کرنے کے بعد اسنے پہلا پتہ پھینکا۔

"سیپی اور سانپ میں سے کیا لو گے؟"

میسج بھیج کر اسنے بریحہ زمان والی آئی ڈی لاگ آوٹ کی اور شائمہ صمد کی آئی ڈی لاگ ان کرنے لگی جو وہ دو ہفتے پہلے ہیک کر چکی تھی۔ شائمہ صمد کی ساری ذاتی باتیں، اسکے میسنجر اکاؤنٹ میں

اسکے دوستوں کے میسجز پڑھتے ہوئے وہ مسکرائی۔

"دیکھ ذوفی!"

"یہ تو بہت مظلوم ہے اچھا شکار ثابت ہو گی۔" اسکے کسی بات کا کوئی جواب نہ آیا۔ اسکے ساتھ ہی پلنگ میں اسکے برابر لیٹی لمبے قد کی سنہرے بالوں والی گڑیا خاموش تھی۔

♥ختم شدہ♥

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاالله آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews